ایک مہاجر اور ایک انصاری کی چوکیداری اور انصاری کا نماز میں تیر کھانا

کمپوزنگ: عبیداللہ صدیقی

نوٹ: یہ واقعہ شیخ الحدیث مولانا محمد زکریاؒ کی کتاب حکایاتِ صحابہؓ سے ماخوذ ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک غزوہ سے واپس تشریف لا رہے تھے۔ شب کو ایک جگہ قیام فرمایا اور ارشاد فرمایا کہ آج شب کو حفاظت اور چوکیداری کون کرے گا؟ ایک مہاجری اور ایک انصاری حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عَبَّاد بن بِشر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا کہ ہم دونوں کریں گے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک پہاڑی جہاں سے دشمن کے آنے کا راستہ ہوسکتا تھا بتا دی کہ اس پر دونوں قیام کرو۔ دونوں حضرات وہاں تشریف لے گئے۔ وہاں جا کر انصاری نے مہاجری سے کہا کہ رات کو دو حصوں پر منقسم کر کے ایک حصہ آپ سو رہیں میں جاگتا رہوں۔ دوسرے حصہ میں آپ جاگیں میں سوتا رہوں کہ دونوں کے تمام رات جاگنے میں یہ احتمال ہے کہ کسی وقت نیند کا غلبہ ہو جائے اور دونوں کی آنکھ لگ جائے۔ اگر کوئی خطرہ جاگنے والے کو محسوس ہو تو اپنے ساتھی کو جگا لے۔ رات کا پہلا آدھا حصہ انصاری کے جاگنے کا قرار پایا اور مہاجری سو گئے۔ انصاری نے نماز کی نیت باندھ لی۔ دشمن کی جانب سے ایک شخص آیا اور دُور سے کھڑے ہوئے شخص کو دیکھ کر تیر مارا اور جب کوئی حرکت نہ ہوئی تو

دوسرااور پھراسی طرح تیسرا تیر مارااور ہر تیران کے بدن میں گھستارہااور یہ ہاتھ سے اس کو بدن سے نکال کر پھینکتے رہے۔اس کے بعد اطمینان سے رُکوع کیا،سجدہ کیا،اورنماز پوری کر کے اپنے ساتھی کو جگایا۔وہ تو ایک کی جگہ دوکو دیکھ کر بھاگ گیا کہ نہ معلوم کتنے ہوں۔مگر ساتھی نے جب اُٹھ کر دیکھا تو انصاری کے بدن سے تین جگہ سے خون ہی خون بہہ رہا تھا۔مہاجری نے فرمایا: سبحان اللہ!تم نے مجھے شروع ہی میں نہ جگالیا۔انصاری نے فرمایا کہ میں نے ایک سورۃ (سورۂ کہف) شروع کررکھی تھی،میرا دل نہ چاہا کہ اس کو ختم کرنے سے پہلے رکوع کروں۔اب پھر مجھے اس کا بھی اندیشہ ہوا کہ ایسا نہ ہوکہیں بار بار تیر لگنے سے مرجاؤں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جو حفاظت کی خدمت سپرد کررکھی ہے وہ فوت ہو جائے۔اگر مجھے یہ اندیشہ نہ ہوتا تو میں مرجاتا مگر سورۃ ختم کرنے سے پہلے رکوع نہ کرتا۔ (بیہقی، ابوداؤد)

فائدہ: یہ تھی ان حضرات کی نماز اوراس کا شوق کہ تیر پر تیر کھائے جائیں اورخون ہی خون ہو جائے مگر نماز کے لطف میں فرق نہ پڑے۔ایک ہماری نماز ہے کہ اگر مچھر بھی کاٹ لے تو نماز کا خیال جاتا رہے۔بھِڑ کا تو پوچھنا ہی کیا۔یہاں ایک فقہی مسئلہ بھی اختلافی ہے کہ خون نکلنے سے ہمارے امام یعنی امام اعظمؒ کے نزدیک وضوٹوٹ جاتا ہے مگر امام شافعیؒ کے نزدیک نہیں ٹوٹتا۔ ممکن ہے کہ ان صحابی کا مذہب بھی یہی ہو یا اُس وقت تک اس مسئلہ کی تحقیق نہ ہوئی ہو کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس مجلس میں تشریف فرما نہ تھے یا اُس وقت تک یہ حکم ہوا ہی نہ ہو۔

پیشکش: ابوزبیر [www_alkalam_pk@yahoo.com]